بہت اچھی غزلیں کہی ہیں۔ اس کی غزل کا یہ شعر بہت مشہور ہے ؎

گویند صبر کن ترا صبر بر دہد

آری دہد ولیک بہ عمر دگر دہد

دقیقی نے بعض مسلسل غزلیں بھی لکھی ہیں اور یہ دقیقی کے زمانے کے اعتبار سے بالکل نئی بات تھی۔ اس طرح اس کی یہ خاص ایجاد تھی۔ مسلسل غزل سے مراد وہ غزل ہے کہ شاعر پوری غزل میں جس کا ذکر بھی کر رہا ہے وہ ایک موضوع کو شروع سے آخر تک قائم رکھے۔ غیر مسلسل غزل میں یہ بات نہیں ہوتی۔ غزل کا ہر شعر جداگانہ مطلب رکھتا ہے۔ لیکن دقیقی پہلا شاعر ہے جس نے غیر مسلسل غزل کے برعکس ایسی غزل کا آغاز کیا جو ایک ہی موضوع پر پوری غزل کا خاتمہ کرے۔ اس کی ایک مسلسل غزل بہت مشہور ہے ؎

برافگندی صنم ابری بہشتی

زمیں را خلعت اردی بہشتی

بہشت عدن را گلزار ماند

درخت آراستہ حور بہشتی

زمیں برساں خون آلودہ دیبا

ہوا برساں مشک اندوہ دشتی

اس غزل میں مستی اور معشوق کی رعنائی فطرت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی تشبیہیں نہایت رنگین اور خیالات نہایت لطیف ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ سبزے نے بہشتی خلعت زمین پر پھیلا دیا ہے اور سرخ پھولوں نے خون آلود دیبا کا لباس پہنا ہے پھول کھلا دئے ہیں اور ان میں گلاب کی بو مہک رہی ہے۔

(باقی آئندہ)